(اداریہ) معروف الامعروف

تب اگر میرے لوگ جو میرے نام سے کہلاتے ہیں خاکسار بن کر دُعا کریں اور میرے دیدار کے طالب ہوں اور اپنی بُری راہوں سے پھریں تو میں آسمان پر سے سُن کر اُن کا گناہ معاف کروں گا اور اُن کے ملک کو بحال کرونگا۔

کتاب مقدس کی چند ایک ایسی آیات ہیں جن کا زکر ہماری روزمرہ کی گفتگو میں، یا خدا کے خادم کلام سُنا رہے ہوں، یا پھر کہیں دعائیہ عبادات ہو رہی ہوں تو زکر آ ہی جاتا ہے۔ اُن چند ایک معروف آیات میں ایک مندرجہ بالا آیت ہے۔ کلام مقدس کی تشریح کرتے ہوئے اکثر چھوٹے چھوٹے الفاظ کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اس آیت میں پہلا لفظ 'تب' ہے، جس کے دو مطلب ہیں پہلا یہ کہ یہ نقطہ آغاز نہیں ہے، یہ ''تب'' جو ہے یہ گذشتہ گفتگو کا حصہ ہے۔ اور دوسری بات کہ ''تب'' کے بعد آنے والے وعدے سب کے سب مشروط ہیں، گویا جو کچھ بھی گذشتہ کہا گیا ہے وہ مشروط ہے۔ اس مطلب ہے کہ گذشتہ میں جس بات کا زکر ہے اگر وہ ہو تو جو کچھ ''تب'' کے بعد آتا ہے وہ کیا جائے تو حالات بہتر ہوں گے، گذشتہ آیت میں لکھا ہے کہ اگر خدا آسمان کو بند کر دے، بارش کو روک دے، ٹڈیوں کو حکم دے کہ ملک کو اُجاڑ دیں تو ایسے میں اگر میرے لوگ خاکسار بنیں، توبہ کریں اور میرے دیدار کے طالب ہو تو میں بحالی لاؤں گا۔ اس میں دلچسپی کی بات یہ ہے خاکسار بننے، توبہ کرنے، اور خدا کے دیدار کے طالب ہونے کی شرط صرف اُن کے لیے ہے جو خدا کے نام سے کہلاتے ہیں اور جو خدا سے منسوب ہیں ہرا یرا غیرا نہیں! گویا شرط پورے ملک کے توبہ کرنے اور دیدار کے طالب ہونے کی نہیں، گویا اگر ملک میں صرف ۵ فی صد لوگ نہیں جو خدا سے منسوب ہیں اور اگر وہی ۵ فی صد لوگ توبہ کریں اور خاکسار بنیں تو پورا ملک یعنی باقی کا ۹۵ فی صد ملک بحال ہوگا۔ کیا ایسا کبھی ہوا ہے؟ معلوم نہیں کہ ایسا تاریخ میں کبھی ہوا ہے یا نہیں، لیکن جب خدا سدوم اور عمورہ کو تباہ کرنے جا رہا تھا تو خدا نے کہا کہ اگر وہاں ۵ راستباز مل جائیں تو اُس کی وجہ سے شہر برباد نہیں ہوگا، واہ! کل پانچ افراد تو کل آبادی کا ایک فی صد سے بھی شائد کم ہوگا۔ کبھی اندازہ لگانے کی کوشش کریں کہ آپ کے ملک میں کتنے لوگ نہیں، فرض کریں آپ کے ملک میں ۵۰ لاکھ ہے تو اُس کا ۵ فی صد ڈھائی لاکھ بنتا ہے، اس کا مطلب ہے اگر ڈھائی لاکھ لوگ توبہ کر لیں، خاکسار بن جائیں، خدا کے دیدار کے طالب ہو تو باقی کا ملک بحال ہوگا، ان عداد و شمار میں غلطی ہو سکتی ہے لیکن بنیادی اصول میں غلطی نہیں ہے۔ خدا کے لوگ جہاں بھی ہیں ہمیشہ اقلیت میں رہے ہیں خواہ وہ امریکہ ہو یا آسٹریلیا یا یورپ، یا پھر پاکستان، لیکن ظاہر ہے شرط یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو خدا سے منسوب کرتے ہوں، اب اس میں سب سے بڑا مسلہ ہے کہ اکثر خدا کے لوگ اس بات کی ضرورت محسوس ہی نہیں کرتے کہ اُنہیں توبہ یا خاکسار بننے کی ضرورت ہے۔ جس دن ایمانداروں کو یہ ضرورت محسوس ہوگئی اُس وقت ممکن نہیں کوئی ملک بحال ہونے سے رہ جائے، کیونکہ ایسا کیسے ممکن ہے کہ خدا وعدہ کرے اور پورا نہ ہو؟ اگر خاندان کو بحال ہونا ہے تو خاندان کا سربراہ خاکسار بنے، توبہ کرے اور خدا کے دیدار کا طالب ہو، دیکھیں کیسے بحالی آتی ہے، خداوند آپ کے ساتھ ہو۔ آمین